50692 ـ حکم اور تعداد سے جاہل ہونے کی بنا پر بہت سے روزے چھوڑ دیے

سوال

بچھلے برسوں جب میں اپنے خاندان والوں کے ساتھ تھی مجھے معلوم نہیں میں نے کتنے روزے چھوڑے ہیں، کیونکہ ہم گاؤں میں رہتے تھے، اور کوئی بھی روزوں کے مسائل نہیں جانتا تھا، میں نے ان ایام کے روزے نہیں رکھے اور پھر ان ایام کی تعداد بھی معلوم نہیں، میں نے ان ایام کے بدلے کچھ رقم دے دی ہے، کچھ مدت بعد مجھے ایك بہن سے معلوم ہوا کہ مجھے ان ایام کی قضاء میں روزے رکھنا ہونگے، لیکن مجھے ان ایام کی تعداد کا علم نہیں لہذا مجھے کیا کرنا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان شخص پر ضروری شرعی احکام کی تعلیم حاصل کرنا واجب ہے چاہے وہ نظریاتی مثلا عقیدہ اور اصول دین کے متعلقہ ہوں، یا پھر عملی ہوں مثلا طہارت و پاکیزگی اور نماز وغیرہ، اور اگر وہ صاحب مال ہے تو زکاۃ کے مسائل، اور اگر تاجر ہے تو اسے خرید وفروخت اور تجارت کے احکام معلوم کرنا چاہیں، اور اسی طرح جب رمضان المبارك کا مہینہ قریب آئے تو مکلف مسلمان کو روزوں کے مسائل کی تعلیم حاصل کرنی چاہیےن چاہے وہ روزے رکھنے سے عاجز بھی ہو؛ تا کہ اسے یہ علم ہو سکے کہ روزے کے بدلے میں اس پر کیا واجب ہوتا ہے.

اس لیے آپ اور آپ کے گھر والوں کو اس سلسلہ میں سوال اور طلب علم میں کوتاہی پر اللہ تعالی کے ہاں توبہ و استغفار کرنی چاہیے.

اور روزوں کے بدلے مال دینا جائز نہیں حتی کہ وہ لاعلاج مریض بھی جو روزے نہ رکھ سے وہ بھی مال نہیں دے سکتا، کیونکہ ان پر روزہ نہ رکھنے کی صورت میں ہر دن کے بدلے ایك مسکین کو کھانا دینا واجب ہے، اور چھوڑے ہوئے روزوں کے بدلے میں ـ کھانے کے بدلے ـ مال دینا کفائت نہیں کرے گا.

تو اس بنا پر ہمیں امید ہے کہ آپ نے جو مال ادا کیا ہے وہ صدقہ ہے اس کا اجر ان شاء اللہ آپ کو روز قیامت ملے گا.

اور جن ایام کے آپ نے روزے نہیں رکھے ان کی قضاء میں روزے رکھنے واجب ہیں، اور اس میں حساب لگا کر

یقینی عدد نکالنا ممکن ہے، لیکن اگر آپ ایسا نہ کر سکیں تو پھر ظن غالب کے مطابق حساب لگائیں، اگر ظن غالب یہ ہو کہ مثلا وہ تیس ایام ہیں تو آپ کے ذمہ ان تیس ایام کے روزے رکھنا واجب ہیں، اور ایسے ہی اگر کم یا زیادہ ہوں.

اور پھر اللہ تعالی کسی نفس کواس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا البقرۃ (286).

اور ان روزوں میں یہ واجب نہیں کہ آپ تسلسل کے ساتھ روزے رکھیں بلکہ حسب استطاعت اور طاقت ایك ایك دو دو کر کے رکھے جاسکتے ہیں لیکن ان روزوں کی قضاء میں جلد کریں تا کہ دوبارہ اس میں تاخیر نہ ہو.

اور آپ پہلے رمضان کی قضاء کے روزے پہلے رکھیں، تا کہ اس کے رزوں سے قبل دوسرا رمضان شروع نہ ہو.

بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ روزوں میں تاخیر کرنے کی بنا پر آپ پر ہر ایك روزے کے ساتھ ایك مسکین کو کھانا بھی دینا ہو گا، لیکن راجح یہی ہے کہ صرف روزے رکھنا واجب ہیں، اور خاص کر اگر آپ فقیر ہیں، لیکن اگر روزوں کے ساتھ کھانا بھی دیں تو یہ بہتر ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (39742) اور (26212) اور (40695) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

یہ تو اس وقت ہے جب آپ نے روزے کسی شرعی عذر مثلا حیض وغیرہ کی بنا پر نہ رکھیں ہوں، لیکن اگر آپ نے روزے بغیر کسی عذر کے چھوڑے ہوں تو آپ پر قضاء نہیں بلکہ آپ اس سے توبہ و استغفار اور اعمال صالحہ کثرت سے کریں، اور ان ایام کے عوض نفلی روزے رکھیں.

اس مسئلہ کو ہم نے سوال نمبر (50067) کے جواب میں بیان کیا ہے اور اہل کے فتوی جات بھی ذکر کیے ہیں، لہذا آپ اس جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .